پولس انتظامیہ میں کلمہ گوافراد کی متناسب شمولیت ملک کے انتظامیہ کو بہترین درجہ دے سکتی ہے۔

نثار احمد تنبولی، دھولیہ۔

9372822580

جس طرح انسانی دماغ کا اپنا ایک نظام ہونے کے ساتھ ساتھ پورے جسم کو کنٹرول کرنے کی ذمہ داری بھی ہوتی ہے، اسی طرح کسی بھی ملک کے پولس ڈپارٹمینٹ کو اپنے نظام کے ساتھ ساتھ ملک کے ہر ڈپارٹمینٹ میں خرابیوں کی اصلاح اور خامیوں پر نظر رکھنے کی بالراست ذمہ داری اور موقع بھی ملتا ہے ۔اس محکمۂ میں اگر ایماندار، دیانتدار اور مخلص افراد کی اکثریت ہوگی تو محکمہ کے خوف سے ہی ملک میں ہونے والی ہر بدعنوانی اور خرابی پر روک لگنا لازمی ہے۔ کاش کہ گجرات پولس میں کلمہ گو افراد کی مناسب تعداد شامل ہوتی تو بیسٹ بیکری کا سیاہ سانحہ جو ملک پر ایک بدنما دبھّہ ہے وہ رونما نہ ہوتا۔ بے یارو مددگار عورتوں اور بچّوں کے آگ میں جھونکے جانے کے واقع سے متأثر ملک کی فاضل سپریم کورٹ کو یہ نہ کہنا پڑا ہوتا ''جان بوجھ کر گناہ کے مرتکب افراد کو بچایا جا رہا تھا اور آوارہ گرد لڑکوں کے ہاتھ قانون اور انصاف مکھیّوں کی طرح پکڑ میں تھا۔ جب فصیل ہی فصل کو نگلنے لگے تو لا اینڈ آرڈر، سچّائی اور انصاف کے لئے جگہ کہاں باقی رہیگی؟'' لہٰذا، صرف ہمارے ذریعۂ معاش، ہمارے تحفظ اور حق تلفی کی روک تھام کے لئے ہی نہیں بلکہ ملک میں وقوع پذیر سیاہ سانحوں کی روک تھام کیلئے بھی کلمہ گو افراد کا پولس میں شامل ہونا ناگزیر ہے۔

اس محکمہ کا سرکاری قول کچھ اس طرح سے ہے ''सदरक्षणायव खलनिग्रहणाय'' کسی ملک، قوم یا محکمہ کا قول کچھ بھی ہو اس پر عمل ہی قول کی افادیت کا ضامن ہوتا ہے۔ اگر متذکرہ قول پر کوئی مکمل طور سے عمل کر سکتا ہے تو بیشک وہ ہے کلمہ گو افراد۔ دنیا کا کوئی بھی کلمۂ گو شخص اگر وہ جانتا ہو کہ فلاں امر کے تعلق سے قرآن میں فلاں حکم ہے تو یقیناً جب کبھی بھی وہ قرآن میں درج حکم سے تھوڑا بھی دور جانے لگے گا تو لاشعوری طور سے اس کا ضمیر بیدار ہو کر اسے تنبیہ دے گا۔

قرآن شریف میں سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۴ میں ذکر ہیکہ '' تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے ۔۔۔۔۔اور بُرے کاموں سے منع کریں۔'' اسی طرح اسی سورہ میں آیت نمبر ۱۱۰ میں ذکر ہیکہ ''مؤمنوں جتنی امتیں یعنی قومیں لوگوں میں پیدا کی گئی ہے تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہو۔'' سورۂ مائدہ آیت نمبر ۳۲ میں کچھ یوں فرمایا گیا ہے ''جو شخص کسی کو ناحق قتل کریگا ۔۔۔۔۔اسنے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو شخص کسی شخص کو بچالیں تو گویا اسنے تمام لوگوں کو بچالیا۔'' بے گناہ پر ظلم نہ کرنیکی ترغیب اور انکی حفاظت کی اِس سے اچھّی تلقین کیا ہوسکتی ہے۔ محکمہ کا قول بھی اچھائی اور نیکی کی ترغیب دیتا ہے اور بُرائی سے دوری کیلئے تاکید کرتا ہے۔ لہٰذا ایک کلمہ گو پولس قرآن کی ہدایت کے پیشِ نظر اپنے محکمہ کے قول پر ضرور عمل کریگا۔ ویسے جارج بش نے بھی متذکرہ آیت کا حوالہ اپنے ایک بیان میں دیا تھا۔ لیکن ایک غیر کلمہ گو کا قرآن شریف کی آیت کا حوالہ دینا صرف قول کی حد تک ہوسکتا ہے، فعل تک نہیں۔

حاضرِ خدمت آرٹیکل میں ہم پولس کانسٹبل کو ہی زیرِ بحث موضوع بناتے ہیں۔ یہ پوسٹ ویسے تو درجہ میں 'ڈی' گروپ میں گردانی جاتی ہے۔ لیکن بے شک پورے محکمہ کی رگوں سے اسے تشبیہ دینا غلط نہ ہوگا۔ عام طور سے مسلمانوں میں ایک عام رجحان کے تحت ہر کوئی پولس کانسٹبل بھرتی میں تعصب کا واویلہ مچاتا ہے۔ کسی بھی شکست، ہار یا ناکامی کے لئے دیگر اسباب کو نظر انداز کر کے صرف ایک ہی سبب کو موردِ الزام کرنا بعید از عقل ہے۔ جواں مرگ شاعرہ پروین شاکر نے سچ ہی کہا ہیکہ۔۔۔

پانی دیکھا، نہ زمیں دیکھی، نہ موسم دیکھا بے ثمر ہونے کا الزام شجر پر رکھّا

بلا شبہ تعصب سے یکسر انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مکمل طور سے تعصّب پر ہی الزام دھرنا، حقیقت کو چھپا کر اپنے من کی بھڑاس نکالنا ہے۔ راجستھان کی کاٹھا برادری کے نوجوان نہایت ہی مضبوط بدن کے ہوتے ہیں لہٰذا اس برادری کے نوجوان جماعت دہم کامیاب ہوتے برابر انہیں فوج میں بھرتی کرلیا جاتا ہے ۔وجہ صرف انکا مضبوط بدن ہے۔ ثابت یہ ہوتا ہیکہ اگر آپ کے پاس قابلیت ہے تو اس ملک میں مذہب کے نام پر آپ سے کوئی دوجا بھاؤ کر نہیں سکتا ہے ۔کیوں سوچتے ہو کہ ملک میں آبادی کے تناسب سے ہم ۱۵ فیصد ہے تو کم از کم ۱۵ فیصد ہی سہی پولس میں ہماری نمائندگی ہونی چاہئے؟ اگر ہم اپنے آپ میں قابلیت پیدا کرلیں تو کیا یہ ممکن نہیں کہ ۵۰ فیصد مسلم نوجوان محکمہ پولس میں نظر آئینگے؟ ہماری ہی ریاست میں لیجئے ڈرائیور، گیارج میں کام کرنے والے اور پورٹر کے شعبہ میں ہمارا تناسب کیا ہے؟ یقیناً ان شعبہ جات میں ۸۰، فیصد افراد مسلم ہوتے ہیں۔

جو مسلم نوجوان بطورِ پولس کانسٹبل، پولس میں بھرتی ہو کر، ایک اچھا ذریعہ معاش حاصل کرتے ہوئے ملک کی مکھیہ دھارا میں شامل ہو کر اپنے طور سے اس ملک کو سونے کی چڑیا بنانے کے خواہشمند ہیں، انہیں پولس کانسٹبل بھرتی کے طریقۂ کار کو سمجھنا اور سمجھانا ہوگا۔ پولس بھرتی کے تعلق سے مروّجہ طریقہ کار پر ایک نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہیکہ تعصب کے امکانات اگر ہے بھی تو صرف %12.5۔ جبکہ %87.5 فیصد چانس صرف آپ کی قابلیت کو جاتے ہیں۔ کانسٹبل بھرتی کے لئے جسمانی جانچ کیلئے ۱۰۰ مارکس، تحریری جانچ کیلئے ۷۵ مارکس اور ۲۵ مارکس ہوتے ہیں زبانی جانچ (انٹرویو) کے لئے۔

جاری صفحہ نمبر ۲ پر